شہکار

The Masterpiece

1اب آئیں اپنے سروں کو جھکائیں۔جس وقت کہ ہمارے سر اور دل خدا کے سامنے جھکے ہوئے ہیں تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں کتنے خداوند کی حضوری میں کوئی درخواست لائے ہیں۔کیا آپ اپنے ہاتھ اوپر اٹھائیں گے؟۔۔۔۔یہ۔۔۔؟اب جب کہ ہم دعا کر رہے ہیں تو آپ اپنی درخواستوں کو اپنے دل میں رکھیں۔

2۔خداوند یسوع!تو جو زندگی کا نہ ختم ہونے والا چشمہ ہے۔خداوند آج ہم میں سے ہوکر گزر اور ہمیں تمام بے اعتقادی اور سب گناہوں سے پاک کر تا کہ ہم تیری حضوری میں کھڑے ہوسکیں اور اپنی ضرورت کو بیان کرسکیں کہ ہم جانتے ہیں کہ ہم خطا کار ہیں اور کسی نعمت کے لائق نہیں ہیں۔اور جب ہم اس کے بارے میں سوچتے ہیں جس نے آ کر ہمارے گناہ اٹھا لیے اور جب اس کا لہو ہم پر آجاتا ہے تو ہم خدا کی حضوری میں نہیں ہوتے یہ وہ خود ۔۔۔صرف ہماری آواز اس کے خون میں سے آتی ہے۔اور اس کا خون بول رہا ہوتا ہے۔ اوہ خدا پس ہمارے دلوں کو گناہ اور بے اعتقادی سے پاک کر۔ہمارے دل کی مرادیں پوری کر اس لیے کہ دراصل ہماری یہ خواہشات تیری خدمت کے لیے ہیں۔اور دنیا کی اور بعض کمزوری کی حالت میں اور تکالیف میں دنیا کی چیزوں میں گھیر لیا جاتا ہے تا کہ ہم کامل

بنیں۔۔۔۔اور ہمیں یہ بتایا گیا کہ اس سے کہا'' ان مصیبتوں کے آنے سے گھبرانہ جاتا۔ یہ تو محض ہمیں کامل بنانے کے لیے اور ہماری بھلائی کے لیے کام کررہی ہیں تاکہ ہم اس مقام تک پہنچ جائیں۔ تجربات کے وسیع تر صحراؤں میں جہاں راست لوگ تبدیل ہو کر بزرگ مقدس بن جاتے ہیں خداوند ہم ان تجربات کے لیے تیرے شکر گزار ہیں۔ ہم کسی طرح سے بھی اپنی عقل سے کوئی ایسی چیز نہیں کرنا چاہتے جو تیری مرضی کے برعکس ہو بلکہ ہماری دعا ہے اے باپ کہ صورتحال ہم میں مزید تیرے قریب لے آتی ہے۔ جب بوجھ بہت بھاری ہو تو تب ہم آگے نہیں بڑھ سکتے پھر ہم اپنے باپ کے لیے اپنے ہاتھ اٹھاتے اور پکارتے ہیں تب خداوند آسمان سے نہیں اور ہماری شفا دے۔ اور ہمیں خدا کی بادشاہی کی خاطر تندرست کر۔

5۔ تیرا کلام جو سچا اور برحق ہے اس صبح اپنے کلام عطا فرما۔ اور ہم جو اس وقت گرجا گھر میں جمع ہوئے ہیں۔ ہم بھائی نیول اور بھائی کیپس اور بھائی کولنز اور باقی تمام خادمین کے لیے اور ٹرسٹی بورڈ اور ڈیکنوں کے لیے جو ہمارے دروازوں کے اندر ہیں ان کے لیے دعا کرتے ہیں۔ کاش آج تیرے حضوری کا ایسا دن ہو جسے ء ہم دیر تک یاد رکھیں۔ خداوند اس صبح ہم بہت سے توقعات لیے ہوئے ہیں۔ صرف تھوڑی دیر پیشگی اطلاح پر ہم نے سب کو اکٹھا کیا ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ اس کا ایک مقصد ہے۔ خداوند کاش تیرا مقصد حاصل ہو سکے۔ اور ہم سب کچھ یسوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔

7۔ لوگوں سے بھرے ہوئے اس گرجا گھر میں شامل ہونا بڑا پسند ہے۔ میں آج صبح کس کی

بھی آمد کی قطعا توقع نہیں کرر ہا تھا اس لیے کہ مجھے اپنے بارے میں بھی علم نہیں تھا کہ میں یہاں پر آؤں گا۔ ہمیں فلا یضیہ میں اطلاح ملی مجھے اس وقت جلد ہی اپنے ایک دوست کیپٹن جم موصلی کے جنازے کی عبادت کھواے ایری زونا جارہا تھا۔ تینوں موسلے بھائیوں میں یہ ایک بہت ہی بہترین اور خدا پرست نوجوان تھا جنکی کچھ عرصہ قبل میں نے مسیح تک رہنمائی کی تھی۔۔۔۔ان میں سے ایک جہاز گرنے حادثے میں فوری ہلاک ہو گیا تھا۔ جب لوگ اس کے پاس پہنچے تو اس کے پاس پہنچے تو اسے آگ لگے ہوئے دس گھنٹے ہو چکے تھے۔ اس کی عمر اٹھائیس برس تھی اور اس کی بیوی کی چھبیس سال ہے اور اپنے پیچھے اس نے تین بچے چھوڑے ہیں۔ سب سے بڑا بچہ سات سال کا ہے۔ بڑے دکھ کی بات ہے۔ اور جب وہ اسے لیکر آئے تو انہیں اگلے ہی دن اسے دفن کرنا پڑا پس میں وہاں نہ جاسکا۔ اب جو کچھ مجھے کہنا تھا میں لکھ کر تار بھیج دیا مجھے دیا کہ جو کچھ میں بھائی موسلے کے جنازے پر کہنا چاہتا تھا۔ اب چند اس طرح کی باتوں کو ہم نہیں سمجھ سکتے لیکن تو بھی وہ ہر چیز کو ٹھیک طرح سے کام لاتا ہے۔

9۔ اور اس صبح کی اس عبادت میں ہم جانتے ہیں کہ ہمارا خدا پر ایمان ہے کہ وہ ہر ایک معاملہ کو بالکل ٹھیک کر دے گا۔ اس بات کے قطعی نظر کہ یہ کیا ہے اوعر یہ کس طرح ہوتا ہے اور ہم جانتے ہیں کہ یہ بھلائی کے لیے ہوتا ہے۔ جس طرح اس نے وعدہ کرر کھا ہے۔ اسے بالکل اسی طرح ہونا ہے۔

بعض اوقات سمجھ نہیں سکتے اور کئی مرتبہ شدید الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی ہم

جانتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے۔اس لیے کہ بائبل کا فرمان ہے اور یہ سچا ہے۔اور بائبل ہمارے لیے خدا کی تحریری صورت ہے۔اب ہمیں اپنے ایمان کو کسی مقام پر ٹھہرانے کی ضرورت ہے۔اور اگر ہم میں سے کوئی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کرتا ہے اور کئی مرتبہ ایک الہ سا نپنی بن جاتا ہے۔۔۔لیکن ہم اس کا کیا کریں گے؟ ایک دن اس سفر کو اختتام پزیر ہوتا ہے تو پھر یہ ہمارے کس طرح کام کی؟ سمجھے؟ دولت ایک تحفظ ہے۔ یہ ایک متبادل ہے۔لیکن آپ اسے کا تبادلہ زندگی سے نہیں کر سکتے۔زندگی صرف خدا کے پاس ہے۔

11۔پس ہمیں احساس ہے کہ ہم یہاں پر ایک منفی شکل میں ہیں۔اور جب کوئی منفی شے ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ ایک مثبت کا وجود بھی ہو۔بغیر ایک مثبت کے منفی کا وجود نہیں ہو سکتا (سمجھے؟) کیونکہ یہ مثبت ہی ہے۔جس کا باعث منفی وجود میں آتا ہے۔جیسا کہ کسی شے کی نیگٹو تصویر آپ کے پاس ہوگی۔تو کہیں پر کوئی شے موجود ہوگی۔جس سے۔۔جو روشنی عدسے سے ٹکراتی ہے وہاں کوئی نیگٹو تصویر آپ کے پاس ہوگی۔تو کہیں پر کوئی شے موجود ہے ہوگی جس سے۔۔۔کچھ روشنی عدسے سے ٹکراتی ہے۔وہاں کوئی نیگٹو نہیں ہوگا۔پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں ہماری زندگی منفی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ ہم کسی جگہ پر موجود زندگی کی شبہیہ پر ہیں تب ہم سمجھتے ہیں کہ کہیں پر ایک مثبت موجود ہے۔جس سے روشنی ٹکراتی ہے اور اس نے زمین پر کسی شے کا عکس چھوڑا ہے اور ہم محضوہ عکس ہی ہیں۔اصل وجود کہیں اور ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو میں دنیا کا سب سے زیادہ فریب کا شکار آدمی ہوں۔میں نے اپنی زندگی ضائع کر دی ہے۔لیکن میں جانتا ہوں کہ شک کے ہیں عکس کے اس پار وہ وہاں پر ہے۔اسی

سے ہم یہاں پر ہیں۔

12۔جب میں آپ لوگوں کو محض تھوڑی سے پیشگی اطلاح پر ملک کے مختلف حصوں سے بغیر شک کیے آتے دیکھتا ہوں۔تو اس طرح اس عبادت میں آتے ہوئے میں اپنے آپ کو بہت کمتر محسوس کرتا ہوں۔یہ سوچ کر کہ میں یہاں سے لوگوں کو جانتا ہوں جو سینکڑوں میل سفر کر کے یہاں عبادت میں تھوڑا سا وقت گزارنے اور یہاں بیٹھے کے لیے آئے ہیں۔ایک دن کچھ صورتیں آئیں اور انہوں نے یوں اظہارِ خیال کیا" مجھے وہ جگہ دکھائیں جہاں بھائی چلے ہیں تاکہ میں فرش پر ان کے قدموں پر چلوں۔اور کہنی لگی کہ" میں اچھی ہو جاؤں گی" اب آپ مسیح کے نمائندے ہیں اور لوگ آپ کے بارے میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ آپ کو بہت زیادہ محتاط ہونا چاہیئے اس لیے کہ آپ غلط ہو کر نہ صرف اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی جو آپ کی پیروی کرتے ہیں۔

پس میں آپ کو کسی نہ کسی تنظیم اور نہ کسی اور کے پاس لیکر جاتا ہوں۔صرف ایک ہی ایسی چیز ہے جس پر میرا ایمان ہے(اگر آپ مجھ پر یقین کرتے ہیں تو جو میں آپ کو بتاتا ہوں ب اس کی پیروی کریں اس لیے کہ میں بائبل پر ایمان رکھتا ہوں) وہ پہلے خدا کا کلام۔باقی جب چیزیں ناکام ہو جاتی ہیں۔لیکن میں ۔۔۔وہ زندگی ہے۔وہ کلام ہے۔

15۔اب میں جانتا ہوں کہ آپ۔۔۔جب بھی میں یہاں پر آتا ہوں آپ کو دیر تک بٹھائے رکھتا ہوں۔میں خدا سے دعا کرتا ہوں۔میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ جب میں یہاں پر آنے کا ارادہ کروں جیسا کہ آج۔۔مجھے بہت سے انٹرویو اور ٹیلی فون کالیں اور

دوسرے معاملات بھگتنا ہوئے ہیں۔آج صبح ان میں سے کئی ایک کو سمیٹنا ہے۔اور میں نے کہا ''یقیناً بھائی نیول مجھے بولنے کو کہیں گے۔وہ جمعہ کا دن تھا۔اور میں نے کہا ''غالبا'' بھائی نیول مجھے بولنے کو کہیں گے۔اور جب میں نے بولنا تھا۔تو میں خدا سے دعا کی ۔۔۔آج بہت گرمی ہے۔بہت گرمی ہورہی ہے۔اور وہ ہم پر مہربان ہوااور بارشب برسائی اور شدت کی گرمی کو توڑااور آج صبح کو اس نے ہمیں ایک عمدہ صبح بخشی میری یہ دعا ہے کہ آج صبح اس کی بخشش آپ میں سے ہر ایک پر اس طرح برسے کہ آپ ہمیشہ اسے یاد رکھیں۔کاش اس کا فصل اور برکات آپ پر ہوتی رہیں۔

16۔گزشتہ رات میں ایک دوست بھائی بل ڈچ سے ملا تھا۔آج صبح وہ مجھے نظر نہیں آرہے ہیں۔بہر طور میں۔۔۔۔اوہ۔وہ یہاں پر ہیں جی ہاں۔اور میں سوچ رہا تھا کہ ''ایک اکیانوے سال کا عمر رسیدہ شخص ابھی بھی صحراؤں میں سے اور برف سے ڈھکی پہاڑیوں اور ڈھلوان شاہراؤں عبور کرتا ہے۔اسے ایسا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس پر خدکی بڑی مہربانی ہے،اسے ایسی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔اگر وہ چاہے تو وہ گھر میں بیٹھ کر ملازمین میں خدمت لے سکتا ہے'' لیکن بل ڈچ کے ساتھ کوئی واقع رونما ہوا۔وہ نئے سرے سے پیدا شدہ تھااو جب اس نے نجات پائی تو کوئی چیز اس کے دل میں آئی کہ وہ جب تک وہ زندہ ہے ان عبادات میں شریک کرے گا۔اور تب اگر مجھے خدا کا منہ بنتا ہے تو کیا میں کسی عزیز کو دھوکہ دوں؟اس کی بجائے مجھے مرنا چاہئیے۔تو پھر میں اس کو بتاؤں گا کہ اس بائبل میں کیا سچائی ہے۔پس یہ کلام خدا ہے۔میں تو اسے محض اس کے کلام کو دہرا رہا ہوں۔

17۔اب میں بائبل میں سے کچھ پڑھنا چاہتا ہوں۔اوراس سے قبل کہ ہم کچھ پڑھیں میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مجھے یقین ہے کہ آج رات عشائے ربانی کی رات ہے اور آپ جو یہاں کے مقامی ہیں۔(کیونکہ دوسرے لوگ تو غالباً اپنے گھروں کو جائیں گے اس لیے کہ انہیں کام کے لیے جانا ہوتا) آپ جو اس جماعت میں مقامی لوگ ہیں یاد رکھیں کہ آج رات بھائی پاک عشا دیں گے۔

18۔اب میں افریقہ جانے کے لیے آخری اطلاع کا انتظار کر رہا ہوں۔وہ مجھے بطور مشنری وہاں داخل نہیں ہونے دیں گے۔پس وہاں جانے کا صرف یہی طریقہ ہے کہ۔۔۔۔میں کینیا، یوگنڈا اور تنزانیہ میں جا رہا ہوں۔اور جس واحد جس طریقے سے میں وہاں جا سکتا ہوں یہ ہے۔۔۔۔سب سے پہلے کلیسائیں آپ کو داخل نہیں ہونے دیتی اس لیے کہ وہ مجھ سے توقع کرتے ہیں کہ میں افریقہ میں ادھرادھر منادی کروں۔اور میں وہاں اس طرح سے نہیں جانا چاہتا۔میں یہ کر کے ریاکار نہیں بننا چاہتا۔پس اس کی بجائے میں تو نہیں بتا دیتا ہوں ''نہیں جناب'' میں صرف وہی منادی کروں گا۔جو خدا میرے دل میں ڈالے گا اور بس ''سمجھے؟ اور مجھے یقین ہے کہ یہ وہ نہیں ہوگا جس کے لیے وہ کوشش کر رہے ہیں کہ میں منادی کروں۔جیسے تثلیثی بپتسمہ اور اس طرح کی چیزوں کے ساتھ کش مکش۔جی نہیں۔

19۔لیکن بھائی بوزے مجھے ایک بڑی کنونشن کے لیے دعوت دی ہے۔پس وہ آئے کے لیے بےتاب ہیں کہ جو کچھ ہمارا ایمان ہے اس کو دیکھیں اور جانچیں۔پس میں اس طرح آنے کی دعوت ہے جیسے میں شکار پر جانے کے لیے کہتا ہوں۔اگر وہ مجھے داخل ہونے دیں

گے یعنی شکار پر جانے کے لیے۔۔۔۔۔اگر مجھے کوئی ایسا شخص مل گیا جسے میں شکار پر لے کر جاؤں پس جب میں وہاں جاؤں (شکاگو کی ایمپی میں ایک ڈاکٹر ہے۔وہ میرا قریبی دوست ہے)۔۔۔۔جونہی میں وہاں جاؤں گا، وہ کہیں گے" ٹھیک ہے۔جب کہ بھائی برینہم یہاں ہیں تو آئیں ایک عبادت منعقد کرتے ہیں۔پس جب میں وہاں ہوتا ہوں تو ایمپیسی مجھے بیٹھے نہیں دیتی۔اگر وہ۔۔ اس لیے اب وہ اس طرح سے کام کرنے کو کوشش کرر ہے ہیں۔اس لیے میرا اعتقاد ہے کہ۔۔۔۔اگر یہ خدا کی مرضی ہے تو یہ اس طریقہ سے کام کرے گا۔سمجھے؟ یہ سب اس پر منحصر ہے۔اور اگر ایسا نہ ہوا تو میں آپ کو اطلاح دے دوں گا۔

20۔میں چاہتا ہوں۔۔۔۔اگر یہ خدا کی مرضی ہوئی تو میں سات نرسنگوں پر بولنا چاہتا ہوں۔اور یہ تقریبا آٹھ دن کی عبادت ہوگی۔اور تب ہم یہاں ٹیبرنیکل چرچ میں نہیں ہونگے۔ بلکہ شاید ہم یہاں ایک آڈیٹوریم حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔میں نے اس نئے آڈیٹوریم کی اس جگہ پر تعمیر کے لیے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔یہ ٹھیک اس جگہ پر ہے جہاں میں نے پہلی مرتبہ یسوع کو رویا میں دیکھا تھا (یہ آڈیٹوریم ٹھیک س جگہ پر اسی مقام پر تعمیر ہوا ہے۔ایک دن میں وہاں جا کر دیکھا تھا) جب میں نے اسے مشرق کی جانب نظر کرتے ہوئے دیکھا (آپکو یاد ہوگا کہ میں نے یہ بتایا تھا) جب میں ایک کمسن لڑکا ہوتے ہوئے وہاں اپنے باپ کے لیے دعا کرر ہا تھا۔بطور ایک نوجوان پیامبر۔یہ وہ مقام ہے جہاں میں نے اسے دیکھا۔جہاں میں بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔اس نے اپنا سر میری جانب سے ایک

طرف گیا ہوا تھا۔ اور میں اور میں اسے دیکھتا رہا۔ لیکن وہ نہ بڑا تھا۔ میں نے اسے پکارا ''یسوع'' اور اس نے مڑ کر دیکھا اور اس کے ہاتھ الٹے ہوئے تھے۔ اور جب صبح ہوئی تو مجھے بس اتنا ہی یاد تھا۔ اور کھیت میں سے باہر آیا اور سورج کی روشنی کے جانب بڑھنے لگا کہ ہوسکتا ہے خداوند مجھے اس نرسنگوں کی منادی کرنے دے۔ جو کچھ بھی ہوگا خدا کرے گا۔

12۔ اب اپنی بائبل میں سے یسعیاہ 53 باب کھولیں۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا ہماری یہاں پہنچنے کی عاجزانہ کوشش سے خوش ہوگا۔ ہم ابھی فلا یضہ سے آئے ہیں جہاں میں فل گاسپل تاجروں کی کنونشن میں تھا۔ اور انکی علیحدہ علیحدہ گواہیاں اور واقعات سن رہا تھا کہ اور شاہراہ پر میں بل اور ربیعہ اور کولنز خاندان کی چھوٹی لڑکیاں۔ چھوٹی بیٹی اور بلی بہت اچھی نیند سو گیا اور بیکی نے بھی آرام کیا۔ پس میں اور بیٹی (Betty) باتیں کرنے لگ گئے۔ وہ بیکی کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور میں نے سڑک پر کوئی واقعہ دیکھا اور جب میں نے دیکھا تو کوئی چیز میرے ذہن میں بیٹھ گئی۔ اور میں نے سڑک پر کوئی واقعہ دیکھا اور جب میں نے دیکھا تو کوئی چیز میرے ذہن میں بیٹھ گئی۔ اور بیٹی (Betty) باتیں کرنے لگ گئے۔ وہ بیکی کے ساتھ پچھلی سیٹ پر بیٹھی تھی۔ اور میں نے سڑک پر کوئی واقعہ دیکھا اور جب میں نے دیکھا تو کوئی چیز میرے ذہن میں بیٹھ گئی۔ اور بیٹی (Betty) (اگر وہ یہاں پر موجود) نے غور کیا کہ میں نے گفتگو کرنا بند کی اور کچھ تحریر کرنا شروع کردیا۔ آج صبح کا پیغام میں نے یہیں سے حاصل کیا تھا۔

24۔ آئیں اپنے قدموں پر کھڑے ہوں اگر ہم۔۔۔۔۔ جبکہ میں یسعیاہ 53 باب پڑھنے

لگا ہوں تو ہم کلامِ خدا کی تعظیم کے لیے کھڑے ہوں ۔ ہمارے پیغام پر کون ایمان لایا؟ اور خداوند کی بازو کس پر ظاہر ہوا؟ (غور کریں ایک سوال ہے اس کا آغاز ہوتا ہے) پر وہ اس کے آگے کونپل کی طرح اور خشک زمین سے جڑ کی مانند پھوٹ نکلا نہ اس کی کوئی شکل وصورت ہے۔ نہ خوبصورتی اور جب ہم اس پر نگاہ کریں تو کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں۔ وہ آدمیوں میں حقیر و مردود، مردِ غم ناک اور رنج کا آشنا تھا۔ لوگ اس سے گویا روپوش تھے اس کی تحقیر کی گئی اور ہم نے اس کی کچھ قدر نہ جانی۔ تو بھی اس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کو برداشت کیا۔ پر ہم نے اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا۔ حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھایل گیا گیا۔ اور ہماری بدکاری کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی تا کہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔ ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے۔ ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ کو پھرا پر خداوند نے ہم سب کی بدکرداری اس پر لادی۔ وہ ستایا گیا۔ تو بھی اس نے برداشت کی اور منہ نہ کھولا جس طرح ایک برہ جسے ذبح کرنے کو لے جاتے ہیں اور جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والوں کے سامنے بے زبان ہے اسی طرح وہ خاموش رہا۔ وہ ظلم کرکے اور فتوٰی لگا کر اسے لے گئے پر اس کے زمانہ کے لوگوں میں سے کسی نے خیال کیا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا؟ میرے لوگون کی خطاؤں کے سبب سے اس پر مار پڑی۔ اس کی قبر بھی شریروں کے درمیان ٹھہرائی گئی اور وہ اپنی موت میں دولتمندوں کے ساتھ ہوا حالانکہ اس نے کسی طرح کا ظلم نہ کیا۔ اور اس کے منہ میں ہرگز چھل نہ تھا۔ لیکن

خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے۔اس نے اسے غمگین گیا۔جب اسکی جان گناہ کی قربانی کے لیے گزرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کر دیکھے گا۔اس کی عمر دراز ہوگی اور

خداوند کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی۔اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا اور سیر ہوگا۔اپنے ہی عرفان سے میرا صادق خادم بہنوں کو راستباز ٹھہرائے گا کیونکہ وہ اس کی بدکرداری خود اٹھالے گا۔اس لیے اسے بزرگوں کے ساتھ حصہ دوں گا۔اور وہ لوٹ کا مال زور آوروں کے ساتھ بانٹ لے گا کیونکہ اس نے اپنی جان موت کے ساتھ انڈیل دی اور وہ خطا کاروں کے ساتھ شمار کیا گیا۔تو بھی اس نے بستوں کے گناہ اٹھا لیے اور خطا کاروں کی شفاعت کی۔

25۔خدا باپ تیرا کلام ایک چراغ ہے جس کی روشنی ہر ایماندار کیلیے خدا کی حضوری کا راستہ روشن کر دیتا ہے۔جس طرح کہ ہم نے اپنے ہاتھ میں ایک لالٹین تھاما ہوا رہم اس لائق نہیں ہیں کہ آغاز ہی سے انجام کو دیکھ سکیں اور۔۔۔۔اس لیے میں ایمان پر چلتا ہوں۔لیکن جس طرح ایک آدمی رات کو کسی تاریک جنگل میں سے گزرتا ہے (جس میں کہ ہم ہیں) تو تب صرف وہی روشنی جو اس نے تھام رکھی ہے قدم بہ قدم رہنمائی کرتی ہے۔لیکن وہ راستہ جو سب کے آگے کی جانب اس کی رہنمائی کرتا ہے صرف اسی روشنی میں چلیں۔اور بخش دے کہ آج وہ روشنی کلام پر پڑے تا کہ خدا کی بادشاہی کی جانب ہم مزید ایک قدم رہنمائی پا سکیں۔کیونکہ ہم یہ یسوع کے نام میں مانگتے ہیں (تشریف رکھیں)

26 ۔آج اس جماعت سے جس موضوع پر میں بولنے کو ہوں وہ ہے ''شہکار'' ممکن ہے

یہ کچھ عجیب محسوس ہوتا ہو کہ ایسا حوالہ کلام پڑھا جائے جو بائبل میں سے ایک انتہائی المناک اورلہولہان تصویر پیش کرتا ہے کہ جب بائبل کہتی ہے کہ اس سے خادم کو لیکن آج صبح ہم اپنے ذہن میں کچھ گزرے سالوں کے بارے میں

سوچتے ہیں۔(میں سوچتا ہوں) میں اوس اینجلس سے اوپر کیفورنیا میں فارسٹ لان میں مدعوتھا۔وہاں جانے کا میرا اولین مقصد یہ تھا کہ وہاں ورسکوائر تحریک کی بانی آئمی سیمپل میکفرسن کی قبر پر جاؤں۔اور میں اس کے مقبرے پر گیا۔اور اگرچہ عورتوں کا مناد بننے پر میرا اختلاف ہے لیکن پھر بھی جس طرح وہ ایزارسائی اور اس طرح کی صورتحال جس میں سے اپنے زمین پر ایام گزارے کہ داران سے گزری ہیں اس لیے میں انکی قدر کرتا ہوں اور ان کی عزت کرتا ہوں۔اس کی ایک وجہ اس کا اکلوتا بیٹا رالف میکفرسن ہے جو میرا نہایت قریبی دوست ہے

28۔اور ہم خادموں کا ایک گروہ وہاں پر گیا لیکن ہمارے پاس وقت نہ تھا کہ ہم اس جگہ پر جاتے جہاں انہوں نے لاشوں کو جلایا اور ان کے جسموں کو دیوار کے ساتھ چھوٹے بندوق میں بند کر رکھا تھا۔اور وہاں پر چند ایک بہت اعلٰی چیزیں بھی تھیں جیسے کہ آخری عشا کی تصویر۔اور اس کو سورج کی اصلی روشنی روشن کا گیا تھا۔اور ان کے پاس ایک دھاتی پردہ تھا۔ جس سے ان کو جونہی وہ اندر داخل ہوتے تو وہ روشن ہو جاتا تھا اور جیسے ہو جاتا اور جیسے ہی وہ بولنا شروع کرتا تو تاریک ہونے لگتا تھا۔اور کچھ ہی دیر کے بعد یہ مکمل طور پر تاریک ہو جاتا اور تب لوگ باہر نکل جاتے۔

30۔اوران کے پاس آخری عشاء کی۔۔۔اور وہ خاتون جو اس فن کو جانتی تھی کہ تصویر بنانے کے لیے اس میں کس طرح سیسہ ڈالا جاتا ہے وہ کئی سال پرانے ایک خاندان سے تھی۔اور یہ فن ان کے پشتوں سے آرہا تھا۔اور آخر میں ایک عورت ہی رہ گئی تھی۔اور جس وقت وہ اس تصویر میں یہوداہ اسکریوتی کی تصویر کو بنا رہے تھے تو

جب وہ سیسے کو ڈھالنے کی خاطر اسے جلا رہے تھے ابال رہے تھے تو یہ پھٹ گیا۔پس انہوں نے دوبارہ کوشش کی۔اور یہ دوسری مرتبہ بھی پھٹ گیا۔اور اسی عورت نے کہا ''ہوسکتا ہے کہ ہمارا خداوندا اپنے دشمن کی تصویر اپنے ساتھ نہ چاہتا ہو۔پھر کہا کہ ''اگر یہ پھر سے پھٹے گا تو ہم تصویر کو مکمل نہیں کریں گے۔لیکن اس دفعہ یہ ٹھہرا رہا۔یقیناً یہ ایک عجیب اتفاق کی بات تھی کہ ایسی چیزیں کیونکر وقوع پزیر ہوتی ہیں۔

31۔لیکن فارسٹ لان کی جن چیز میں میرے لیے زیادہ دلچسپی کا باعث بنی تھیں اس میں سے ایک میچلینگو جو ایک عظیم سنگ تراش تھا اس کی بنائی ہوئی موسیٰ کی یادگار تھی۔بنا کسی شک کے یہ ایک نئے سرے سے تخلیق تھی یہ اصلی نہیں تھی۔لیکن یہ ایک انتہائی عظیم شہکار تھا۔اور جونہی میں اس کے قریب ٹھہرا اور میں نے اس پر نگاہ کی تو اس طرح کی دکھائی دینے والی ہر چیز سے زیادہ یہ مجھے پسند آیا۔یوں ظاہر ہوتا کہ یہ ابھی کچھ کرنے لگے گی۔میں حقینا اس فن کو بہت پسند کرتا ہوں۔میرا ایمان ہے کہ خدا فن میں موجود ہے۔میرا ایمان ہے کہ خدا موسیقی میں ہے۔میرا ایمان ہے کہ خدا فطرت میں ہے۔وہ۔۔۔خدا ہر جگہ پر موجود ہے۔اور ہر وہ چیز جو اصل کے مخالف وہ بگاڑ ہے۔خدا ناچنے میں موجود ہے۔وہ ناچنا نہیں جو آپ کرتے

رہتے ہیں بلکہ جب وہ رقص جو خدا کے بیٹے اور بیٹیاں روح میں کرتے ہیں۔ (سمجھے؟) بلکہ جس طرح مجھے آج صبح دو بجے تک شاہراہ پر تگ ودو کرنا پڑی یہ اس کی تردید ہے۔

33۔ لیکن یہ شہکار جو مینچینگو نے بنایا تھا۔ اسے یہ کہ چلانے کے لیے بڑی قیمت ادا کرنا پڑی۔۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ ایک عظیم آدمی تھا۔ اور اس نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ اس پر صرف کر چھوڑا کیونکہ کئی سالوں تک وہ اسے تراشتا رہا۔ سنگِ مرمر کا محض ایک چٹان لیکر اسے تراشتا رہا۔ اور اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔۔صرف سنگ تراش ہی وہ واحد شخصیت ہے جس کے ذہن میں وہ خاکہ ہے جسے وہ بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ صرف وہی اسے جانتا ہے۔ آپ شاید اس کے پاس جا کر اس سے کہیں ”تم اس پتھر پر کیوں ضربیں لگا رہے ہو؟ کسی غیر متعلقہ آدمی کے لیے جو یہ نہیں جانتا کہ اس کے دل میں کیا ہے یہ ایک بے وقوفی ہے۔ لیکن سنگ تراش بذاتِ خود اپنے ذہن میں ایک رویا رکھتا ہے جسے تیار کرنے کی وہ کوشش میں ہے اور جو کچھ اس کے ذہن میں پہلے وہ اسے تخلیق کر کے ایک یادگار بنانے کو کوشش کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اسے پتھروں میں سے باہر نکال رہا ہے۔

34۔ اور یہ کرنے کے لیے آپ کو ابتداء سے آغاز کرنا پڑے گا اور آپ کو خاکے کو مدِ نظر رکھنا پڑے گا۔ سمجھے؟ آغاز کرنے کے لیے آپ ایک ذرا سے جسے کی مدد سے نہیں کر سکتے۔ ہم اسے اسی طرح سے بنائیں گے۔ نہیں مجھے یقین ہے۔۔۔۔”جی نہیں بلکہ اس کے پاس بالکل درست خاکہ موجود ہونا چاہیے۔ اور اس کے ذہن میں وہ خاکہ موجود ہوتا ہے۔ اور وہ اس خاکے سے مختلف نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ ہمارے پاس موسیٰ کی کوء اصل تصویر نہیں

ہے لیکن اسے اپنے ذہن میں ایک خیالی تصویر بنانا ہے کہ درحقیقت موسیٰ کیسا تھا۔

35۔اب ایک حقیقی سنگ تراش کے اندر تحریک ہوئی ہے۔جیسا کہ ایک اصلی شاعر ہے کوئی اصلی گلوکار یا موسیقار ہے یا یہ کوئی بھی ہو۔تمام اصلی چیزیں تحریک کے سبب وجود میں آتی ہیں۔میچینگلو کو ضرور تحریک حاصل ہوگی کہ موسیٰ درحقیقت کیسا

دکھائی دیتا ہوگا۔اور یہ اس کے ذہن میں بیٹھ گیا کہ موسیٰ کیسا ہوگا۔پس وہ اپنے سامنے ایک چٹان کا ایک بڑا ٹکڑا لیکر بیٹھ گیا کہ وہ خاکہ بنائے اور اسے واضح کرے اور اسے تراشے یہاں تک کہ وہ اس اصل تصویر کو پالے جو حقیقت میں اس کے ذہن میں موجود ہے۔

☆☆+☆☆☆☆☆

46۔اور اس طرح اس نے زمین پر کی معمولی رینگنے والی چیزوں پر کام کا آغاز کیا۔اور پھر اس نے نئے ایسے قدرے بلند درجہ چیز میں لانا شروع کیا۔اور آخر کار وہ اسے بڑے جانوروں میں جیسا کہ شیر، ببر شیر اور ریچھ میں لایا۔اور پھر وہ شاید اسے بندروں اور چمنزی اور دیگر جانوروں کی حیات میں لایا۔اب یہ واقعات کا یکے بعد دیگرے ظاہر ہونا نہیں ہے جیسا کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ کوئی مخلوق کسی ایک سے۔۔۔یہ ایک مکمل تخلیق۔خدا نمونے پر ڈھالتا ہے۔اور آخرِ کار زمین پر ایک کامل تخلیق سامنے آئی اور یہ ایک انسان تھا۔اور پھر وہ اسے اس انسان میں دیکھ سکتا تھا کہ وہ اسکی مانند دکھائی دیتا تھا۔ پس اب جب اس نے اس پر نگاہ کی تو اپنے خالق کا عکس تھا۔اب خدا نے وہ چیز حاصل کر لی تھی جیس کہ وہ چاہتا تھا۔اس کی اپنی شبہہ کی مانند ایک انسان۔

48 ۔اوراس پر مجھے یوں کہنا چاہیے کہ جب اس نے اس انسان کو بنایا تو وہ بالکل ٹھیک دکھائی نہ دیتا تھا اس لیے کہ وہ اکیلا رہتا تھا۔خدا ابدی ہے اور انسان جو کہ خدا کی شبہیہ ہے زمین پر اکیلا رہتا ہے۔پس ضرور ہے کہ وہ اس کی بائیں جانب کو اور چھوٹا سا چھید لگائے اور وہاں سے اس نے ایک پسلی کو لیا جہاں اس نے چھید لگایا تھا۔اور اس نے اس کے لیے ایک مددگار ایک بیوی کو بنایا۔اب وہ اکیلا نہیں تھا

بلکہ اب کوئی اور بھی اس کے ساتھ تھا اور یہ خدا کا عظیم کارنامہ تھا۔

49۔جس طرح کوئی ماہر سنگ تراش اپنے شہکار کو تخلیق کرتا ہے اسی طرح خدا۔۔۔اب پہلے تو وہ بذاتِ خود ایک شہکار کو تخلیق کرتا ہے۔اسی طرح خدا۔۔۔۔۔اب پہلے تو وہ بذات خود شہکار تھا لیکن اب اس نے دیکھا کہ وہ تخلیق شدہ شہکار ہے پس اس نے اس کی مانند اس شہکار کی ایک جانب چھید کر کے اس کے لیے ایک مددگار کو بنایا۔

اور اب دونوں کو ایک بدن کرنے کے لیے کسی بھی ماہر سنگ تراش کی طرح ایک خوبصورت جگہ پر رکھا۔ایک سنگتراش کبھی بھی ایک عظیم تر شہکار بنا کر اسے کسی چھوٹی سی جگہ پر کسی عمارت کی عقب میں چھپا کر نہیں رکھے گا۔جس طرح کہ ہمارے خداوند نے ہمیں بتایا کہ ”چراغ کو جلا کر پیمانہ کے نیچے نہیں رکھتے“ جب ہم خدا کے شہکار بن جاتے ہیں تو ہمیں کسی تاریک جگہ میں کہیں چھپنا نہیں ہے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ہم روشنی دیں۔

51۔پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس شہکار کی تخلیق کے بعد اس نے اسے اس سرزمین کی سب سے خوبصورت جگہ پر باغِ عدن میں رکھا۔اس نے اپنے شہکار کو (دونوں کو ایک ہونے کے لیے

)باغِ عدن میں رکھا۔اس کے لیے یہ کس قدر شادمانی کی بات ہوگی کہ اس کا شہکار بہت اچھا تھا۔وہ۔۔۔ہم دیکھتے ہیں کہ اس کے بعد اس نے آرام کیا۔وہ اپنے کام سے بہت مطمئن تھا۔

52۔اب یاد رکھیں میری دانست میں شہکار سین اینگلوز میں موسیٰ کی یادگاری کے شہکار پر لگا ہوا لگاؤ ہے۔اور یہ ایک ضرط تھی ءجس نے شہکار کی پسلی کو چھیدا اور اس سے دلہن بنی۔اور اب ہم انہیں باغِ عدن میں ایک شہکار خاندان کے طور پر دیکھتے ہیں۔یہ کس قدر خوبصورت تھی اور اس سے قبل کہ وہ آرام کرتا اس سے وہ بہت شادمان ہوا۔اور اس نے کہا''میں آرام کروں گا''لیکن جس وقت وہ آرام کر رہا تھا اور اپنے شہکار پر اعتماد کیے ہوئے تھا اس کا دشمن اندر آیا اور اس نے اس کے عظیم شہکار کو دیکھا اور دھوکے سے وہ باغ کی حفاظتی دیواروں کے نیچے سے رینگتا ہوا آ گیا اور اس نے اس خوبصورت شہکار کو بگاڑ دیا۔ اس نے اس کو ضرب لگائی پس یہ گر گیا۔

54۔اب میں گھڑی کو دیکھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔میں نے اپنے بھتیجے مائیک سے کیا ہے کہ تیس منٹ ہونے پر گھنٹی بجا دے اور پہلے ہی تیس منٹ ہو چکے ہیں۔لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔لیکن یہ۔۔۔ہم تھوڑی دیر سے مزید جاری رکھیں گے۔سمجھے؟میں ان قوانین کو توڑنا نہیں چاہتا یہ میں نے ان قوانین کو بنایا ہے میں انہیں توڑنا نہیں چاہتا سمجھے؟اور آپ بذاتِ خود اپنے قانون کو توڑ رہے ہیں۔

55۔اب غور کریں۔اور جب شیطان نے (دھوکے سے) اس شہکار کو پناہ گاہ کو گرا کر اپنے

قبضے میں کرلیا اور اس نے شہکار کو بگاڑ دیا۔ اس لیے کہ جس طریقہ سے اس نے یہ کیا تھا۔۔
اس نے یہ کس طرح سے کیا؟ جب کہ یہ شہکار کلامِ خدا کی پناہ گاہ میں تھا تو اس نے ایسا کس طرح کیا۔ میں اس کی مزید تشریح میں جاؤں گا۔ اور خاندانکا شہکار بذاتِ خود اس کلام کے حصار میں تھا۔ لیکن علیحدہ شدہ حصہ جو کہ اصلی تخلیق سے علیحدہ کیا گیا تھا اس حصار سے باہر ہو گیا اور شیطان کو موقع فراہم کیا کہ وہ اسے بگاڑ دے (اور جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ان چیزوں کے متعلق میرا کیا
ایمان ہے اس لیے مجھے یہ بتانے کی ضرورت نہں ہے) اور شہکار ٹوٹ گیا۔ پس جب عظیم سنگ تراش نے اپنے شہکار خاندان کے شہکار کو گرے ہوئے دیکھا تو وہ اسے محض یونہی برپادہ شدہ اور خاکستر چھوڑنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ وہ فوراً اس کی دوبارہ تعمیر کے لیے تیار ہو گیا۔ خدا نہیں چاہتا تھا کہ وہ اسی طرح سزا پائے اور ہمیشہ کے لیے یونہی پڑا رہے اس لیے کہ وہ خدا ہے اور وہ شکست نہیں کھائے گا۔ پس وہ فوراً کام کرنے لگا اور دوبارہ اپنی شبیہ یعنی انسان کو تخلیق کرنا شروع کر دیا۔

57۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں پہلے بھی دنیا بڑھتی گئی اور انہوں نے ساری شبہیہ کو برباد کر دیا اس لیے کہ جو عہد بنایا گیا تھا وہ مشروط عہد تھا۔ ’’اگر تم نے یہ نہ کیا تو یا پھر اگر تم نے اس طرح کیا تو۔۔۔۔۔‘‘ خدا جو عظیم سنگ تراش ہے اس نے دیکھا کہ انسان یہ عہد پورا نہیں کو سکتا۔ وہ اسے بالکل پورا نہیں کر سکتا۔ وہ اسے بالکل پورا نہیں کر سکتا یہ بالکل ناممکن ہے۔ چند لمحے قبل میں ایک شخص سے جو اس وقت موجود ہے کمرے میں انٹرویو کے دوران

گفتگو کر رہا تھا جس نے کہا ''لیکن بھائی برنہیم میں بہت سے غلط کام کرتا ہوں جن کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ وہ غلط ہیں'' (یہ ایک خدا پرست خاتون ہے) میں نے کہا ''لیکن۔ لیکن بہن آپ اپنے آپ پر دھیان نہیں ہیں۔ یہ محضوہ ہے جو آپ کی خواہش ہے یا جو کچھ آپ کو نے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور اگر آپ حقیقا خداوند سے محبت کرتی ہیں اور اپنے پورے دل سے اس کی خدمت کرنے کی کوشش کرتی ہیں تو تب آپ کی تمام غلطیاں یسوع مسیح کے خون میں چھپ جاتی ہیں۔ (سمجھے؟) وہ راستہ مہیا کرتا ہے

۔

59۔ پس اب اس نے اپنے عہدوں میں سے یہ کہہ کر آدمی چننا شروع کیے ''اگر تم یہ کرو تو میں یہ کروں گا۔'' اور پھر اس نے ایک ابراہام نامی آدمی کو بلایا اور اس کے ساتھ ایک غیر مشروط عہد باندھا۔ ہر مرتبہ جب خدا نے ایک شہکار کی ابتداء کی تو شیطان نے اسے کلام کی وجہ سے گمراہ کرلیا۔ لیکن جب اس نے ابراہام کے ساتھ عہد کی ابتداء کی اس نے کہا ''میں نے اسے پہلے سے ہی کر دیا ہے'' اب یہ غیر مشروط ہے۔ نہیں۔ کیا وہ ''اگر تم یوں کروں گے تو میں یوں کروں گا۔'' ''لیکن'' میں نے اسے کر دیا'' اب سنگتراش نے تو اس شہکار کو پانے کا تہیہ کرلیا ہے۔ میرا ابراہام کے بعد اسرائیلی بزرگ آتے ہیں۔ اور اسرائیلی بزرگ در حقیقت اب خدا کیا کر رہا ہے؟ وہ گرے ہوئے شہکار کی از سر نو تعمیر کر رہا ہے۔ پس بزرگوں میں سے سب سے پہلے ہم ابراہام کو پاتے ہیں۔

61۔ غور کریں۔ ہر شہکار سنگ تراش کی بنیاد پر تعمیر کیا جاتا ہے اینگلوز میں موسیٰ کی یادگار

پتھر کے تین یا چار فٹ کے ٹکڑے پر بنی ہے۔اس کی بنیاد ہے۔اسی طرح خدا اس شہکار کو تباہ کر رہا ہے۔ وہ اسے بزرگوں کی نیو پر قاتم کرتا ہے۔اور بزرگوں کی نیو میں پہلے ابراہام تھا۔ پھر اضحاق، پھر یعقوب پھر یوسف، یہ چاروں کونے تھے۔ابراہام ایمان کی نیو تھا۔یوں کہتے ہیں کہ اس کی چار بنیادیں تھیں۔ابراہام ایمان کی بنیاد تھا۔اضحاق محبت کی بنیاد تھا۔یعقوب فضل کی بنیاد تھا (خدا پر یعقوب

کا فضل تھا مہربانی تھی۔ ہر کوئی اس سے واقف ہے)اور یوسف میں تکمیل تھی۔ یہ وہ مقام ہے جہاں وہ یادگار کو قائم کر سکتا ہے۔نہ کہ پہلی نیو پر۔نہ دوسری بنیاد پر۔نہ ہی تیسری بنیاد پر بلکہ چوتھی بنیاد کے اوپر

63 ۔ یقینی طور پر ابراہام مسیح کی تصویر پیش کرتا ہے۔اضحاق نے محبت کے طور پر یہی کچھ کیا۔ابراہام نے ایمان میں۔اضحاق نے محبت میں۔یعقوب نے فضل کے وسیلہ سے کیونکر ’’یعقوب‘‘ کا مطلب ہے ’’دھوکہ باز‘‘ اور وہ ایسا ہی تھا۔لیکن خدا کا فضل اس کے ساتھ تھا۔ لیکن جب یہ کوسف کی جانب آتا ہے تو اس کے مخالف کچھ بھی نہیں ہے۔صرف ایک ذرا سی خراش تھی (اس لیے کہ بنیاد کو بھی ایک شہکار ہونا ضرور تھا) جب اس نے اپنے باپ بنی کو بتایا ’’فرعون سے کہنا کہ تمہارے لوگ چوپائے پالنے آئے ہیں۔چوپان نہیں ہیں۔اس لیے کہ مصریوں کو چوپانوں سے نفرت ہے‘‘ لیکن جب بوڑھے نبی کو فرعون کے سامنے لایا گیا تو اس نے کہا ’’تیرے خادم چوپان ہیں‘‘ اس لیے کہ مصریوں کو چوپانوں سے نفرت ہے‘‘ پا اس سے ایک خراش پڑ گئی سمجھے؟ اسی لیے یہ ابھی تک شہکار بن رہا ہے۔

65۔اب بزرگوں کے وسیلہسے ایمان، محبت، فضل اور تکمیل کی جانب بڑھتی ہوئی بنیادیں رکھیں گئیں۔اب اس عظیم شہکار کے جسم پر کام جو ہونا تھا۔وہ انبیاء تھے جو کہ کلام تھا(میں امید کرتا ہوں کہ آپ اسے پڑھ سکتے ہیں سمجھے؟)انبیاء نہ کی شریعت بلکہ انبیاء۔اس لیے کہ انبیا ثابت شدہ کلام تھے۔جو بدن کی تعمیر کرتا ہے۔بزرگ نہیں بلکہ اانبیاء۔وہ کلام تھے۔بالا آخر جیسے ہی وہ موسیٰ کے ایام میں کہلواتا ہوا ہر ایک بنی سے ہوتا ہوا آتا ہے تو آخر کار یہ بدن کی تعمیر کرتا ہے اور ہر مرتبہ قریب تر ہوتا جاتا ہے۔۔۔اور ان سب میں یوحنا سب سے عظیم تر تھا۔ یہ بائبل کہتی ہے۔یہ یسوع کا فرمان ہے" جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی نہیں ہے" کیونکہ یہی وہ ہے جس نے کلام کو متعارف کرایا۔ اور پھر آخر کار عظیم سردار آتا ہے۔ان سب کا سر۔بقیہ بدن صرف اس کے متعلق گفتگو کرتا ہے۔

68۔بزرگوں نے نیو رکھی لیکن اس کے پر بدن کی تعمیر کلام سے ہوئی جو کہ انبیاء تھے اور اب ان سب کا سردار آتا ہے۔یسوع منظر پر نمودار ہوتا ہے۔جس وقت اس کے سر کا حصہ رکھا جاتا ہے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس میں خدا کے ہاتھ کی کاریگری دیکھتے ہیں۔ہم اس میں کلام کا مکمل عکس دیکھتے ہیں اس لیے کہ وہ کلام تھا اور کلام کی معموری تھا۔اب خدا کے پاس پھر سے کامل شہکار موجود ہے جیس کہ یعسیاہ نے کہا" اس کی اپنی شبہیہ خدا کا عکس پیش کر رہی ہے اس مجھے کہ اس کے مقدس کی انجیل 14 باب میں فرمایا" جس نے مجھے دیکھا اس نے باپ کو دیکھا"

69۔اور پھر ابتداء میں کلام تھا۔اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام کو توڑا گیا اور منعکس ہوا کہ ابتدا میں کلام کیا تھا۔وہ جو کلام تھا وہ اپنی شبہیہ کی مانند شہکار میں منعکس ہوا۔خدا ایک بار پھر اپنی شبہیہ میں واپس آیا۔اور کلام ایک انسان کی صورت میں ظاہر ہوا کہ جو کہ شہکار بنا۔تمام انبیاء میں خطا تھی۔وہ سب ایک جزو تھے۔لیکن اب آخر کار سب کے بعد شہکار آتا ہے ۔جو کامل ہے۔اس میں ہرگز کوئی خطا نہیں۔وہ بالکل مکمل ہے جس میں سے بذاتِ خود معمار منعکس ہوتا ہے اس کی کاریگری میں اس کی اپنی شبہیہ ظاہر رہی تھی۔خدا اور مسیح ایک تھے ۔یہاں تک کہ اس نے اپنی روح اس میں رکھ دیا۔اور یہاں تک کہ شبہیہ تک کہ شبہیہ اور معمار دونوں ایک ہو گئے خدا اور اس کی کاریگری کا کام، اس کا شہکار۔۔۔موسیٰ جہاں پر ۔۔۔سین اینگوز کے کام میں موسیٰ ایک۔۔۔۔ایک مچلینگوز کی سنگتراشی کا کام بے جان تھا اس لیے کہ یہ پتھر سے بنایا گیا تھا۔لیکن یہاں ماہر معمار ہے۔اس نے جب اپنے ہاتھ کی کاریگری کو مکمل کر لیا تو وہ اس میں داخل ہو گیا۔

71۔انسان کا منجی اس قدر کامل، پرہیزگار اور بالکل شفاف (اگرچہ اس میں کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں) جب تک عظیم استاد جو اپنی زندگی انبیاء کے وسیلہ سے لایا تو یہ کنواری سے پیدا شدہ زندہ خدا کا بیٹا بالکل مکمل بن گیا۔وہ حلیم تھا اور خدا کی صورت پر تھا(اور وہ تمام انبیاء کی تکمیل تھا) وہ بالکل مکمل تھا یہاں تک کہ کہ خدا نے مسیح دیکھا اور اس نے اپنے آپ کو دیکھا اور پکارا اٹھا ''کلام کر'' جیس کہ مچلیگوز نے کہا ''کلام کر'' آپ کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہے؟ مقدس مرقس 9 باب 7 آیت میں ہم دیکھتے ہیں کہ تبدیلی صورت کی پہاڑی پر

جہاں پر موسیٰ بحثیت شریعت کھڑا ہے اور ایلیاہ انبیاء کی جانب سے کھڑا ہوا ہے۔ بزرگوں سے لے کر آباؤ اجداد، اور شریعت اور انبیاء وہ تمام وہاں کھڑے ہیں۔ اور ہمیں بادل میں سے آتی ہوئی آواز یہ کہتی سنائی دیتی ہے" یہ میرا پیارا بیٹا ہے اس کی سنو۔" اور اگر انہیں اس کی سننا ہے تو پھر اسے بولنا ہوگا۔ یہ اسے مارے پیٹنے جانے سے چند روز قبل کا واقعہ ہے" یہ میر پیار بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں۔ میں نے اسے تیار کیا ہے۔ اسے اس طرح کا بنانے میں مجھے چار ہزار سال لگے ہیں۔ اور اب وہ بالکل مکمل ہے۔ میں نے اسے ضرب لگنے دی تاکہ وہ بول سکے۔ تم اس کی سنو وہ کامل ہے۔ وہ شہکار ہے۔

73۔ یاد رکھیں۔ پرانے عہد نامے میں تمام وقتوں میں اس کی تصویر کشی ہوتی رہی تھی۔ ہم اسے بیابان میں چٹان کی صورت میں دیکھتے ہیں۔ وہ چٹان جسے بیابان میں پیٹا گیا تھا۔" جو چٹان بیابان میں موجود تھی وہ کیا تھا۔" لیکن وہ ایک پتھر تھا جو ابھی تک کاملیت کو نہیں پہنچا تھا۔ لیکن یہ اس کی مثل ہے جس سے کلیسیا باہر آتی ہے۔ تاکہ وہ ان کو زندگی فراہم کرے۔ جن کو زندگی فراہم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن وہ بیابان میں موجود چٹان تھا۔ وہ ابھی تک انسان نہیں بنا تھا۔ وہ محض تمثیل کی صورت میں تھا۔ جب موسیٰ اس چٹان پر کھڑا تھا تو اس نے اسے دیکھا۔ اس نے اسے گزرتے دیکھا اور کہا" یہ کسی آدمی کی پشت کی مانند ہے" آپ نے دیکھا۔ سنگتراش موسیٰ کے سامنے مسیح کی امکانی صورت پیش کر رہا تھا۔ جب یہ عظیم شہکار پایۂ تکمیل کو پہنچے گا تو یہ کیا دکھائی دے گا۔ وہ وہاں سے گزرا۔۔۔۔ اس نے یہ خیال ڈالا ۔۔یا۔۔۔ موسیٰ پر خاکہ واضح کیا کہ وہ شہکار کس طرح کا دکھائی دے گا۔ جب تک بیابان

سے ہو کر گزرا تو یہ انسان کی پشت کی مانند تھا۔

75۔ یاد رکھیں۔ انگلو محض زور سے پکارا اور مجسمہ کو ضرب لگا کر کہنے لگا۔ بول لیکن یہ عظیم سنگ تراش خدا سے کس قدر مختلف تھا۔ جب اس نے اپنی شبیہ پر انسان کو تخلیق کیا تو تو وہ اس قدر مکمل تھا کہ وہ بذاتِ خود پولس ہوتا تھا۔ خدا نے انسان کی شبیہ میں سے ہر کر کلام کیا کہ وہ کیا کرے گا۔ اس نے بنیوں میں سے ہر کر کلام کیا کیونکہ وہ اس کی اس امکانی صورت پر تھے ۔ وہ سر تک لایا تھا۔ لیکن جب وہ سر میں آیا۔ تو وہ مکمل طور پر خدا کی صورت پر تھا۔ وہ اپنے آپ کی تصویر کشی کر رہا تھا۔ اور پھر ہمارے لیے پیٹا گیا۔۔۔ اب وہ ہمارے لیے شہکار ہے۔ خدا کا تحفہ۔ یسوع مسیح اور ہمیشہ کی زندگی ہے۔ مجھے امید ہے ہم اسے کبھی نہیں بھول سکتے۔

76۔ جیسے جیسے ہم سایوں کو گہرا ہوتا دیکھتے ہیں ویسے ویسے ہی دن تاریک ہوتے جاتے ہیں ۔۔۔ اگر میں پیشن گئی کروں تو سورج مزید تھوڑے ہی عرصہ کے لیے چمکتا ہوگا کہ یہ قوم ختم ہو جائیگی۔ کیا آپ کو کل چار جولائی کے واقعے کا علم ہے۔ تھامس جیفرسن نے اور اس کے ساتھ موجود بورڈ کے ممبران نے آزادی کے مسودے پر دستخط کیے تھے۔ اور آزادی کی گھنٹیاں بجی تھیں۔ اور ایک آزاد قوم کے طور پر اعلان کیا گیا تھا۔۔۔ تاریخ کے مطابق گزشتہ تقریبا دوسو سالوں میں کبھی بھی جمہوریت قائم نہیں رہ سکی ہے۔ اور یہ چار جولائی 1776 کا واقعہ تھا۔ اور ہمارے دوسو سالوں میں سے صرف گیارہ سال باقی رہ گئے ہیں کیا ایسا ہو جائے گا؟ نہیں یہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ان گیارہ سالوں میں ایسا نہ ہو سکا تو ایک نیا تاریخی ریکارڈ ہوگا۔

77۔جب ہم زمانے کی صورتحال دیکھتے ہیں۔ہم لوگوں کے حالات دیکھتے ہیں۔سیاست کی حالت پر نگاہ کرتے ہیں۔اور دنیا کی حالت کو دیکھتے ہیں تو یہ قائم نہیں رہ سکتے۔یہ ٹائی ٹینک (Titanic) کی مانند غرق ہو جائے گی۔اسے ڈوبنا ہوگا۔جب کوئی قوم زوال پزیر ہوتی ہے تو وہ دوسری کے لیے جگہ دیتی ہے۔اس سلطنت کو دوسری سلطنتوں کا زوال پزیر ہونا ضروری ہے۔اس لیے کہ وہ سلطنت آرہی ہے جو زوال پزیر نہیں ہو سکتی۔کیونکہ خدا اس مکمل شبیہ اس کے شہکار کے وسیلہ سے ہمیں وہ سلطنت حاصل ہوتی ہے۔جسے جنبش نہیں۔

78۔جب خدا نے اس پر نگاہ کی تو وہ اسے بہت عمدہ لگا۔جس طرح کا وہ دکھائی دیتا تھا اور اس کی صورت کو دیکھ کر اس کو یہ تحریک حاصل ہوئی کہ ایک منجی ہونے کے لیے وہ ایک مکمل شہکار تھا۔پس اپنے آپ کو ایک عوضی کے طور پر قیمت ادا کرنے کی خاطر خدا اور مسیح ایک بن گئے تا کہ اسے مارا پیٹا جائے۔پس کو ایک شبہیہ میں مارا کوٹا گیا۔اور اس کو زخم دیے گئے۔ اسی لیے یسعیاہ نے کہا" ہم نے اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا حالانکہ وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاری کے باعث کچلا گیا۔ہماری ہی سلامتی کے لیے اس پر سیاست ہوئی تا کہ اس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔

79۔خدا کی مکمل شبہیہ کی مانند آدمی۔خدا نے مافوق الفطرت سے خیالی صورت دکھا رلی۔ اور خیال کو شبیہ کی صورت دی گئی اور اس شبہیہ کو مارا کوٹا گیا تا کہ موفوق الفطرت کی کیفیت کا مزہ جان سکے جو کہ خدا کا مکمل شہکار ہے۔وہ موسیٰ میں ہو کر یہ نہ کر سکا۔وہ نبیوں میں سے ہو کر ایسا نہ کر سکا۔یسعیاہ جسے آرے میں چیرا گیا جب تک کہ وہ دو حصے نہ ہوا۔۔۔۔وہ ان

نبیوں میں ہو کر یہ نہ کر سکا جنہیں سنگسار کیا گیا۔ وہ ایسا نہ کر سکا کیونکہ وہ اسے محسوس نہیں کر سکتا تھا۔ وہ تو محض اس کا ایک حصہ تھے۔ لیکن اس کامل شہکار میں الوہیت کی ساری معموری موجود تھی۔ وہ صرف موسٰی میں سے نہیں ابھر سکتا تھا۔ وہ اپنی تمام حضوری اس شخص میں سے ہو کر ابھر سکتا تھا اور تمام بنی نوح انسان کی جانب سے موت کا ذائقہ چکھ سکتا تھا۔ خدا کا کامل شہکار۔ خدا اسے دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ وہ تمام زمانوں کا مخلصی دینے والا بنا تا کہ وہ ان جو پہلے پردہ کے پیچھے چلے گئے یا اب موجود ہے کلام کرے۔ اس میں سب وعدوں کی تکمیل ہوئی۔ وہ کاملیت کی تکمیل تھا۔ سب تمثیلیں اس میں پوری ہوئیں۔ روت اور بوعز کی تمثیل میں ہمارا مخلصی دینے والا قرابتی۔ کوہ سینا پر ہمیں شریعت دینے والا۔ بیابان میں ہمارا پیغمبر، جیسے کہ وہ پہاڑ سے آیا اور وہ بیابان سے ہر کر آیا اور جیسا کہ وہ ابدیت سے آیا اور ایک انسان بنا۔ وہ ایک کامل شبیہہ تھا۔

81۔ تمام زمانوں میں خدا نے بزرگوں کے وسیلہ سے کاٹ تراشا دیا اور اپنا پلیٹ فارم (مشہ نشین، چبوترہ) بنایا اور اسے مختلف اشیا سے تعمیر کیا تا کہ اس پردہ میں بنیاد کو قائم کرے۔ اس پر اس نے اپنے کلام (انبیاء) کی تعمیر شروع کی اور پھر بالآخر خدا کامل، کامل بنیاد اور کامل رویا کو سامنے لایا۔ اور اب اسے بولنے کی غرض سے (وہ کلام ہے) اور کلام کو بولنے کی غرض سے اسے ایک شبہیہ میں آنا ضروری ہے۔ اور پھر اس شبہیہ کے بولنے کے لیے اسے مارا کوٹا جانا چاہیئے۔ وہ شبہیہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور جب کلام کرنے کے لیے وہ کامل منجی ۔۔۔ پرانے عہد نامہ کی تمام تمثیلیں اس میں پوری ہوئیں۔ جیسا کہ ایک دن میں نے کہا تھا

کہ پرانے عہد نامہ کا یہوداہ نئے نامہ میں یسوع ہے۔جی ہاں۔

84۔جس طرح کہ ملک بھر میں آپ نے بہت سے میری عمر کے مرد و خواتین چائینیز دھوبی خانہ سے کام لیتے ہیں۔جب چائنہ والوں نے پہلے پہل آنا شروع کیا تو وہ جنوبی کنارے سے ہوتے ہوئے مشرق کی جانب ملک کی مشرقی جانب اس طرح بڑھتے گئے۔اور جب وہ آئے تو وہ لوگ ہماری زبان اور ہماری طریقہء کار سے واقف نہ تھے لیکن وہ عمدہ دھوبی تھے۔ اور پرچی نہیں لکھ سکتے تھے کہ آپ کپڑے دھلنے کے بعد اپنے ہی کپڑے لے جاسکیں۔لیکن آل چائنہ کے آدمی جی نے اپنے لیے چھوٹے چھوٹے کارڈوں کا ایک ڈھیر بنالیا جن پر کچھ نہں لکھا تھا۔پس جب آپ اپنے کپڑے دھلوانے آتے ہیں تو وہ اس کارڈ کو لیتا اور اسے ایک خاص طریقہ سے پھاڑتا اور ایک ٹکڑا آپ کے حوالے کر دیتا اور دوسرا ٹکڑا خود رکھ لیتا۔یہ ہمارے موجود طریقہ کار سے قدرے بہتر تھا۔اس لیے کہ جب آپ اپنی چیز حاصل کرنے کا دعوٰی کرنے واپس آئے۔تو وہ دونوں ٹکڑوں کے جوڑ ملنا ضروری ہوتا۔اگر آپ اس کی نقل بنانے کی کوشش کرتے تو یہ نہیں ہوسکتا تھا۔ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔آپ تحریر کی نقل کر سکتے ہیں لیکن جس طریقہ سے وہ پھاڑا گیا ہے اس کی نقل نہیں سکتے۔اس کا دوسرے حصے کے ساتھ درستگی سے جڑنا ضروری تھا۔اس لیے اپنے آلودہ کپڑے تو آپ لائے تھے انہیں آپ اس کارڈ کی مدد سے واپس لاسکتے ہیں۔اس لیے کہ یہ اس کارڈ سے مطابقت رکھتا ہے۔جوان کے اندر لگا ہے۔

85۔اور جب خدا نے نبیوں کے وسیلہ سے اور شریعت کے ماتحت ہمیں گناہ کے باعث مجرم

ٹھہرایا۔۔۔۔شریعت میں ہرگز فضل نہیں ہے۔ یہ ہمیں صرف اتنا ہی بتاتی ہے کہ تم گنہگار ہو لیکن جب یسوع جلوہ گر ہوا تو وہ تکمیل تھا۔ وہ ہر اس چیز کی تکمیل تھا جس کا خدا نے وعدہ کیا ہوا تھا۔ وہ وعدہ کی کامل اور واضح شبیہ تھا۔ اسی لیے عہد قدیم کے تمام وعدے یسوع مسیح میں پورے ہوئے۔ یہ موسیٰ میں پورے نہیں ہو سکتے تھے۔ یہ نبیوں میں کسی پر بھی پورے نہیں ہو سکتے تھے۔ بلکہ اس کی تکمیل شہکار میں ہوئی۔ جو کچھ بھی اس کے مطابق فرمایا گیا تھا۔ وہ اس سے مطابقت رکھتا تھا۔ اسی طرح کلیسیا بنی خدا کے وعدے کے ہر پہلو سے مطابقت رکھے گی۔ اس کا اس سے علیحدہ کیا ہوا ایک جزو ہونا ضروری ہے۔ پس اگر جعلی نمونہ کلام ہے تو اس کے حاصل کو بھی کلام ہونا چاہیے۔ جو کہ اس سے لیا گیا ہے تاکہ وہ اس سے مطابقت رکھے۔

86۔ اس لیے چائنہ کے یہ لوگ۔۔۔۔ آپ دعوٰی دار ہو سکتے ہیں۔۔۔۔ جب شریعت نے آپ کو مجرم ٹھہرایا اور کہا کہ آپ گھنونے اور گنہگار تھے اور آپ کو قید خانہ میں ڈالا جا سکتا تھا لیکن جب وہ (یسوع) آیا تو وہ ایسا مطابقت رکھنے والا حصہ تھا جو آپ رہا کر سکتا تھا اور آپ کو پھر سے ایک مکمل پرچی کی صورت میں لا سکتا تھا یعنی اس مخلصی کی جانب جس کا خدا نے باغِ عدن میں وعدہ کیا تھا۔ ''تو اس کے سر کو کچلے گا اور وہ تیری ایڑی کو کاٹے گا۔۔۔۔۔ اس کے سر کو کچلے گا۔''

87۔ اب ہم اس مکمل شہکار کو دیکھتے ہیں جیسے خدا نے مکمل کیا۔ اب ہم غور کرتے ہیں کہ وہ وعدہ کے عین مطابق تھا۔ وہ تمام وعدوں نبوتوں اور ہر عہد جو خدا نے کیا تھا تکمیل تھا۔ ''تیری

نسل اس کے سر کو کچلے گی'' اب وہ شریعت سے اس کے سر کو نہیں کچل سکتا تھا۔ وہ انبیاء کی مدد سے اس کے سر کو نہیں کچل سکتا تھا لیکن اس نے ایسا تب کیا جو عورت کی نسل شہکار بنا جو کہ مسیح ہے۔ وہ وہی پتھر تھا جسے دانی ایل نے پہاڑی سے ٹوٹتے دیکھا یہ وہی تھا جس پر ضرب لگائی جا سکتی تھی۔ صرف یہی کچل ڈالنے کے لائق تھا۔ یہی اس کے سر کو کچل سکتا تھا۔ اس کی زندگی بالکل موسیٰ کی زندگی سے مطابقت رکھتی تھی۔ اس کی زندگی داؤد کی مانند تھی۔ آئیے، دیکھتے ہیں کہ کیا وہی مطابقت رکھنے والا حصہ تھا۔

89۔ توجہ کریں کہ داؤد اپنی رعایا پر ایک رد کیا ہوا بادشاہ تھا۔ وہ۔۔۔۔ ایک روز جب وہ ۔۔۔ اس کے اپنے فرزند نے اس کے خلاف بغاوت کر دی۔ اور علیحدہ ہو کر افواج اسرائیل کو تقسیم کر دیا۔ اور وہ۔۔۔۔ داؤد کے اپنے لوگوں نے اسے تخت سے ہٹا دیا۔ جب داؤد شاہراہ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا تو ایک شخص نے اس سے نفرت کرتے ہوئے اس پر لعنت کی محافظ نے تلوار کھینچتے ہوئے کہا ''یہ مرا ہوا کتا میرے مالک بادشاہ پر کیوں لعنت کرے میں اسے اڑا دونگا'' داؤد نے کہا ''اسے جانے دے۔ خدا نے اسے ایسا کرنے کے لیے کہا ہے۔ ''کیا آپ نے غور کیا؟ مردِ غمناک، رنج کے آشنا جس طرح بھیڑ اپنے بال کترنے والے سامنے بے زبان ہے؟ سمجھے؟ شاید داؤد یہ الفاظ ادا کرتے ہوئے نہیں جانتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے لیکن قریبا پانچ، چھے سو سال سے کچھ بعد ابنِ داؤد انہیں گلیوں میں سے گزرا۔ اور اس پر تھوکا گیا۔ لیکن غور کریں کہ جب داؤد اس صار تحال سے باہر نکلا تو کیا ہوا۔۔۔۔ جب وہ اپنی مغروری اور جلاوطنی سے رہائی پا کر واپس آیا تو اس شخص نے اس سے سلامتی اور رحم کی

بھیک مانگی۔جس دن وہ آئے گا تو وہ بھی جنہوں نے اسے چھیدا تھا نگاہ کریں گے۔

91۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس لڑکے یوسف کی پیدائش غیر معمولی تھی۔وہ بنیاد کے سرے کا پتھر تھا۔جس کے اوپر شہکار کی تعمیر ہونا تھی۔یہ ایمان سے بڑھتا ہوا محبت تک آیا اور پھر فضل سے تکمیل تک آیا۔پس یہ ابتدائی اقدام سے لے کر مسیح میں پایۂ تکمیل تک پہنچا۔توجہ کریں کہ کس طرح وہ یوسف میں تمثیل پاتا ہے جو کہ بنیاد کا سرا اور ان سب میں سے زیادہ کامل تھا۔

ہم جانتے ہیں کہ وہ اپنے خاندان میں یعقوب کی اصل شری بیوی سے پیدا ہوا۔اور اس پر بھی توجہ کریں کہ جب وہ پیدا ہوا تو اس کا باپ اس سے پیار کرتا تھا اور اس کے بھائی نے وجہ اس سے نفرت کرتے تھے۔انہوں نے اس سے کیوں نفرت کی؟ اس لیے کہ وہ کلام تھا۔غور کریں وہ اصل بنیاد تھا؟ دیکھیں کہ کس طرح بنیاد کر سر ظاہر ہوتا ہے۔اب بدن کے سر کی آمد پر نگاہ کریں۔اب دھیان سے دیکھیں کہ دلہن کا سرتاج آتا ہے۔وہ کلام تھا۔اور انہوں نے اس سے نفرت کی کیونکہ وہ سر بند تھا۔اور وقوع ہونے سے پیشتر وہ چیزوں کو دیکھتا اور بتا دیتا تھا بغیر اس معاملہ کے کہ وہ کتنی تاخیر سے ظاہر ہوتی لیکن وہ اسی طرح ظاہر ہوتی تھیں۔اور روحانی ہونے کی وجہ سے وہ اپنے بھائیوں سے الگ تھلک تھا۔انہیں اس سے محبت کرنا چاہیے تھی لیکن انہوں نے اس سے عداوت رکھی کیونکہ وہ روحانی اور نبی تھا۔پس وہ اس سے نفرت کرتے تھے۔

93۔غور کریں کہ وہ چاندی کے تیس سکوں کے عوض بیچا گیا۔کنویں میں پھینکا گیا اور مرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا لیکن پھر کنویں سے باہر نکال لیا گیا۔اور قید خانہ میں اس کی آزمائش کے

ایام مین ساقی اور نان پارٹی۔۔۔ہم جانتے ہیں کہ ساقی بچ گیا اور نان پز ہلاک ہو گیا۔اور صلیب پر مسیح کے قید خانہ میں ان دونوں ڈاکوؤں میں سے جو گنہگار تھے ایک نجات پا گیا جبکہ دوسرا اپنی جان گنوا بیٹھا۔اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ قید سے رہا پا کر فرعون کا دستِ راست بن گیا ۔یہاں تک کہ کوئی فرعون کے سامنے یوسف کے بغیر نہیں جا سکتا تھا۔اور جب فرعون کے تخت سے اٹھا تو تمام مصر میں نرسنگا پھونکا گیا اور اس کے آگے آگے منادی کی گئی کہ "ہر ایک گھٹنا جھک جائے کیونکہ یوسف آ رہا ہے"

95۔جب یسوع آئے گا تو ایسا ہی ہو گا۔کس طرح باپ اس سے پیار کرتا تھا اور اس کے تنظیمی بھائی بے وجہ اس سے نفرت کرتے تھے۔اسے چاندی کے تیس سکوں کے عوض بیچ ڈالا گیا (جیسا کہ یہ تھا) اور کنویں میں مرے کو ڈال دیا گیا۔صلیب پر ایک نجات پا گیا جب کہ دوسرا ہلاکت میں چلا گیا۔اور وہ صلیب سے اٹھالیا گیا اور خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا۔شاہی منصب پر جا بیٹھا۔اس عظیم روح جو اس میں منعکس ہوتی رہی تھی۔کوئی بھی یسوع مسیح کے وسیلہ کے بغیر خدا کے پاس نہیں جا سکتا اس پر دھیان دیں۔اور جب وہ اس تخت کو چھوڑتا ہے اور آگے بڑھتا ہے تو نرسنگا پھونکا جائے گا اور ہر ایک گھٹنا اس کے حضور جھکے گا اور ہر زبان اس کا اقرار کرے گی۔یاد رکھیں وہ اقبالمندی کا بیٹا تھا۔ہر ایک کام جو اس نے کہا اس نے اقبالمندی پائی چاہئے یہ قید تھی یا یہ کچھ بھی تھا یہ بالکل درستگی سے عمل میں آیا۔اور اس نے اپنے بچوں کے لیے وعدہ کیا ہے کہ سب چیزیں مل کر اس کے لیے بھلائی پیدا کریں خواہ یہ بیماری یا قید خانہ،موت یا دکھ یہ جو کچھ بھی ہو یہ سب اس سے محبت کرنے والوں کے لیے بھلائی پیدا

کرتے ہیں۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور یہ پورا ہو کر رہے گا ایسا ہونا ضرور ہے۔اس کی تشبیہ اس میں ہو کر ہم سے کلام کیا۔ وہ خدا کی کامل شبیہ تھا۔

97۔اب ہم یہاں یہ دیکھتے ہیں کہ جب وہ دوبارہ آتا ہے۔۔۔یاد رکھیں۔ یوسف نے اس مکاشفہ پر کر اپنی عظیم پیشنگوئی سے دنیا کو بچا لیا۔اگر یوسف پر ظاہر نہ ہوتا تو دنیا ہلاک ہو چکی تھی۔اور دنیا۔۔۔۔۔اور اگر یسوع دنیا میں نہ آتا تو دنیا ہلاک ہو چکی ہوتی'' کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنے اکلوتا بیٹا بخش دیا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو'' خدا زندگی کو بچا رہا ہے۔

98۔ہم اس سے اور آگے بڑھ سکتے ہیں اس لیے کہ وہ فقط داؤد سے مطابقت رکھتا تھا۔ وہ موسٰی سے مطابقت رکھتا تھا۔ ایلیاہ سے مطابقت رکھتا تھا۔ وہ یوسف سے مطابقت رکھتا تھا۔ ہر ایک چیز جسے عہد قدیم میں پیشتر سے یہاں کیا گیا تھا اور اس کی تصویر کشی کی گئی تھی وہ بالکل ٹھیک طریقہ سے اس کے مطابق تھا۔ یہ کیا ہے؟ یہ ایک کامل نجات دہندہ کی جانب رہنمائی ہے کہ ہم اپنے پرانے، آلودہ کپڑے دھوبی خانہ میں ڈال سکتے ہیں اور دوبارہ جا کر اس کا دعوٰی کر سکتے ہیں۔ یہ برہ کے خون سے دھل جاتے ہیں۔ جو کچھ ہماری ملکیت ہے ہم اس کے دعوٰی دار ہو سکتے ہیں۔اور ہر اس چیز کا دعوٰی کر سکتے ہیں جس کے لیے اس نے اپنی جان دی۔

99۔ چونکہ وہ مکمل طور پر کلام کی تصویر تھا اس سے خدا شادمان ہوا کہ اسے ضرب لگائے اور اسے اس طریقہ پر ہونے دے۔ جب ہم یسعیاہ میں پڑھتے ہیں تو ہم اسے دیکھتے ہیں'' ہم

نے اس سے روپوشی کی۔ہم سب نے سمجھا کچھ حسن و جمال نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں (ہر کوئی اس کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اس کا مذاق اڑاتا ہے۔آج اس دن میں اس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔یہ کوئی اس کا مذاق اڑا رہا ہے۔سمجھے؟) ہم نے اسے ایسا ہی سمجھا ہم نے اس پر نگاہ کی (سمجھنے کا مطلب ہے اس پر نگاہ کرنا دیکھنا) ہم نے اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا سمجھا'' تو بھی اس نے۔۔۔۔اس نے ہماری خاطر کیا کیا'' وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا۔وہ ہماری بدکاری کے باعث کچلا گیا'' اب ہم س مزید آگے سے آگے بڑھ سکتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ سمجھ گئے ہیں کہ میرا کیا مطلب ہے۔خدا قدیم سے اپنے شہکار کی تعمیر کر رہا ہے۔

101۔لیکن ہم یہ فراموش نہ کریں کہ ابتداء میں جب اسنے آدم کے بدن پر ایک جانب ضرب لگائی تو وہاں سے اس نے کچھ کوئی شے حاصل کی۔اور اب مسیح کے بدن کو چھیدنے کا کوئی مقصد تھا کہ وہ کوئی شے اس سے حاصل کرتا جو اس کا خاندان اس کی دلہن ہے۔تاکہ وہ اس کے لیے دلہن تیار کرے۔پس جب اس کا شہکار پایہء تکمیل کو پہنچ گیا تو اسے اس کو ضرب لگانا پڑھی کہ وہ اس سے حاصل کر سکے تاکہ کوئی دوسرا حصہ نہ کوئی اور تخلیق بلکہ اس تخلیق میں سے حاصل کر سکے۔میرے بھائی آپ کو یہ بات بری نہ لگے بلکہ ایک منٹ کے لیے اس پر غور کریں کہ اگر اس نے اصل تخلیق میں اس کی دلہن بنانے کو کچھ حاصل کیا۔۔۔اس نے کوئی دوسری تخلیق نہ کی تھی بلکہ اس نے اصل تخلیق میں سے ایک حصہ نکالا۔تب اگر وہ کلام تھا تو دلہن کو کیا ہونا چاہئے؟ تو اسے اصل کلام زندہ کلامِ خدا ہونا چاہیئے۔

103۔کمبر لی جنوبی افریقہ میں ۔۔۔ایک مرتبہ میں ہیروں کو دیکھ رہا تھا کہ وہ کس طرح زمین میں سے نکالے جاتے ہیں۔اور میں نے دیکھا کہ وہ وہاں اس طرح پڑے ہوئے ہیں جیسے۔۔۔بہرحال اس پلانٹ یا کان کا سپرنٹنڈنٹ دعائیہ قطار میں میرا ایک مددگار تھا۔اور میں نے غور کیا کہ ہزاروں ڈالا مالیت کے ہیرے ایک ڈھیر کی صورت میں اکھٹے پڑھے ہیں۔ پر وہ باوجود روشنی کی موجودگی کے نہیں چمک رہے تھے۔اور میں نے کان کے سپر نٹنڈنٹ سے کہا ''وہ چمک کیوں نہیں رہے ہیں؟''اس نے کہا ''جناب۔ابھی تک انہیں تراشا نہیں گیا۔انہیں تراشنا ضروری ہے۔اور جب انکو تراش لیا جاتا ہے تب وہ روشنی منعکس کرتے ہیں'' وہ آپ ہیں شہکار کو تراشا جانا ضروری ہے۔اور غور کریں۔کس لیے تراشا جائے؟ کیا اس کے کسی حصہ کو جدا کر دیا جاتا ہے؟ نہیں نہیں۔ جو حصہ علیحدہ کر دیا جاتا ہے اسے وکٹر ولا سوئی میں لگا یا دیا جاتا ہے۔اور وکٹر ولا سوئی کو ایک ریکارڈ پر رکھ دیا جاتا ہے جہاں دنیا کو دکھائی دینے والی موسیقی ہے۔لیکن وہ سوئی اسے واضح کرتی ہے۔کلام کی درست ترجمانی کرتی ہے۔

106۔اور اس کی زندگی ان تمام سے مطابقت رکھتی تھی۔اس سے خدا نے چاہا کہ اسے مارے کوڑے۔اور اب اس نے کیونکر اسے مارا کوٹا؟ بالکل اسی طرح مقصد کے تحت اس نے آدم کو ضرب لگائی تھی۔اور ہم اسے خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا دیکھتے ہیں۔ایک کامل نمونہ اور گنہگاروں کی خاطر ایک کامل برے کی قربانی۔

108۔اب تقریباً دو ہزار سال سے خدا اسے دوبارہ شہکار بنا رہا ہے اس لیے کہ اس نے آدم

کوضرب لگائی تاکہ اس کا ایک حصہ جدا کر کے حاصل کرے (اس کا ایک حصہ) اس کی بیوی بنانے کے لیے اس کی ایک پسلی لی۔ اوراب کامل شہکار جسے اس نے کلوری پر ضرب لگائی اس سے اس نے ایک حصہ جدا کر کے حاصل کیا۔ یہ عین نیا عہدنامہ ہے۔ یہ محض یہی ہے اس نے پرانے عہدنامہ کی تکمیل کی۔ اب یہ نیا عہدنامہ ہے۔ایک اور حصہ جسے پورا ہونا ہے۔غور کریں کہ نیا اور پرانا عہد میاں اور بیوی ہیں (سمجھے؟) اور پرانا عہدنامہ نے نئے عہدنامہ کو سامنے لایا۔ مسیح جو کہ شہکار ہے اسے پورا کرنے آیا تھا۔اب اس کی دلہن ہر اس چیز کو پورا کرے گی جو نئے عہدنامہ میں ہے۔ایک اور شہکار تعمیر کے مراحل میں ہے۔

109۔جس طرح کہ یہ شہکار بناتے ہوئے اسے چار ہزار لگے اب تقریبا دو ہزار سال ہو چکے ہیں کہ وہ ایک اور شہکار بنا رہا ہے۔ مسیح کے لیے ایک دلہن، ایک اور شہکار۔ ایسا کرتے ہوئے اس نے اپنے لاتبدیل طریقہ یہ سرانجام دیتا ہے بلکہ ویسے ہی جیسے اس نے شہکار اپنے کلام کو بنایا۔ وہ اسی طریقہ سے اپنے شہکار بناتا ہے۔اس لیے کہ جب کامل کلام ہے تو صرف تب ہی ایک کامل شہکار ہوسکتا ہے۔ اگر کوئی کچرا، کوڑا یا بیرونی مواد ہو تو وہ مٹ جائے گا لیکن آسمان اور زمین ٹل سکتے ہیں لیکن وہ کلام کبھی نہ ٹلے گا۔ آپ کو خیال رکھنا ہے کہ ہیرے کو تراشتے ہوئے آپ کے پاس اسے تراشنے کے لیے درست ہتھیار موجود ہو یہ نہیں کہ کسی بھی ہتھیار سے ہو جائے گا۔ میں نے ان میں سے ٹنوں کے حساب سے بڑی پیسنے والی مشینوں کو انہیں ریزہ ریزہ کرتے دیکھا ہے اور پھر اس بڑے ڈھیر کو آگے دھکیل دیتی ہے اور وہیں سے وہ ہیرے گزر جاتے ہیں جی نہیں۔ یہ ہیرے کو توڑتی نہیں ہے بلکہ اسے

کاٹا جاتا ہے۔

110۔اب وہ اپنے لاتبدیل طریقہ کار کے تحت یہی کچھ کر رہا ہے۔ہم ملا کی تین باب میں پڑھتے ہیں جہاں اس نے فرمایا'' کیونکہ میں خداوند لاتبدیل ہوں'' وہ اپنا طریقہ کار نہیں بدل سکتا۔اب جیسا کہ اس نے ابراہام میں اس کا آغاز کیا۔۔۔۔ پہلے شہکار کی گراوٹ کے بعد اس نے ابراہام سے ایک دوسرے شہکار کی تعمیر کی بنیاد کا آغاز کیا۔پینتی کوسٹ کے دن اس نے ایک اور شہکار کی تعمیر کا آغاز کیا۔۔۔۔کلام کا حقیقی بیج انتہائی کلیسیاء میں شروع ہوا۔ یہ کیا تھا؟ کلام کا بیج مجسم ہوا اور یہ وہ وعدہ پکارا ہوا کیا گیا تھا۔یوایل نے کہا'' خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر پر ڈالون گا اور تمھارے بیٹے اور تمھاری بیٹیاں نبوت کریں گیاور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڑھے خواب دیکھیں گے'' وہ آخری ایام میں کیا کرے گا۔آخری دو۔آخری دو ہزار سال میں وہ کیا کرے گا۔

112۔اب توجہ کریں۔اس کا آغاز اصلی کے طور پر ہوا۔یسوع نے فرمایا''مسیح خدا کا کلام ہے جسے بیج بونے والا بوتا ہے'' اور وہ بیج بونے والا تھا۔بیج خدا کا کلام تھا۔اور غور کریں۔اگر کوئی بیج محض اپنے آپ میں برقرار رہتا ہے تو وہ کچھ نہیں کر سکتا۔نئے سرے سے اپنی پیدائش کرنے کی خاطر اسے زمین کے اندر گرنا ہے۔اور یہ بیج یہ کامل کلیسیا روم میں ناسیہ کے مقام پر زمین تک گر گئی جب وہ ایک تنظیم بنی۔اب تاریخ دان اور آپ اس ٹیپ کو سنیں گے یاد رکھیں اور اس کی تحقیق کریں کہ آیا یہ درست نہیں؟ کلیسیا روم میں ناسیہ کے مقام پر اس وقت گئی جب اس نے حقیقی کلام کی بجائے مذہبی اصول قواعد اپنا لیے یہ کیا تھا؟ ابتدائی کلیسیا

کے وسیلہ سے خدا یہ ظاہر کر چکا تھا کہ وہ خدا تھا۔ اس کے پاس کامل کلیسیا تھی لیکن دوسرے تمام بیجوں کی طرح کلیسیا کا بھی زمین میں گرنا اور مرنا ضروری تھا۔ اب یہ زمین میں گر گئی اور مر گئی اور ضائع ہو گئی۔

114۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا میں نے ایک کتاب کا مطالعہ کیا۔ کسی نے ایک کتاب تحریر کی جس میں اس نے کہا ''خاموش خدا'' شاید آپ نے پڑھا ہو۔ میں بھول گیا ہو۔۔ میرا خیال ہے برم بیک۔۔۔ نہیں مجھے یقین نہیں کہ اسے کس نے تحریر کیا تھا۔ لیکن۔۔۔۔ مجھے یاد نہیں آ رہا۔۔۔ یہ میری لائبریری میں موجود ہے ''خاموش خدا'' اس نے کہا تاریک دور کے دو ہزار سال تک خدا خاموش رہا اور وفادار اور شہیدوں کو شیروں کی مانند میں جاتے اور رومیوں سے جلتے ہوئے دیکھتا رہا اور پھر ہر طرح کے ظلم وستم سہتے ہوئے اور عورتوں کے لباس تار تار ہوتے ہوئے اور ان کے لمبے بالوں پر تارکول لگے آگ میں ڈالے جاتے اور انہیں چلتے دیکھتا رہا اور اپنے ہاتھ کو نیل نہ دی۔ یاد رکھیں سب سے پہلے روم میں چھوٹے بال رکھے جاتے تھے لیکن مسیحی عورتیں لمبے بال رکھتی تھیں۔ پس وہ۔۔۔ وہ انہیں تارکول میں ڈبو کر ان کو آگ لگا دیتے تھے اور جلا دیتے تھے اور انہیں عریاں کر کے شیروں کو کھلا دیتے تھے۔ اور یہ مصنف کہتا ہے کہ ''وہ خدا کہاں ہے؟ اوہ کبھی کبھار انسان نابینا ہو جاتا ہے۔ کیا آپ یہ معلوم نہیں کہ بیج کو مرنا ہے؟ وہ ان میں سے کسی کو بھی رہائی دینے کے لیے نہ بڑھا۔ وہ سب فتح کی جانب بڑھے۔ وہ زخم کھانے اور مرنے اور اپنی لاشیں قربان کرنے کے لیے بڑھتے گئے کیوں؟ یہ بیج تھا اور اسے زمین میں گرنا تھا۔ یوحنا 12 باب ہمیں بتاتا ہے کہ جب تک گیہوں

کا دانہ زمین میں گر کر مر نہیں جاتا اور نہ صرف مرتا ہے بلکہ جڑ پکڑتا ہے۔لیکن کسی حد تک وہ تنظیم جانتی تھی کہ زندگی اب بھی اس میں موجود تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆